بسم اللہ الرحمن الرحیم

حالت جنابت میں کھانے پینے کا سامان لانا

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

اگر مرد حالت جنابت میں چکی سے آٹا لے کر آئے، تو کیا وہ آٹا ناپاک ہوگا؟

جواب

حالت جنابت میں اگر مرد چکی سے آٹا لے کر آئے، تو وہ آٹا ناپاک نہیں ہوگا، کیونکہ ایسی حالت میں حقیقی طور پر بدن ناپاک نہیں ہوتا، بلکہ حکمی طور پر ناپاک ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ جنبی کا پسینہ بھی پاک ہے، اور اس حالت میں دوسروں سے مصافحہ بھی کرسکتا ہے، اور اپنے روزمرہ کے ضروری کام کاج بھی کرسکتا ہے۔

تنبیہ: غسل فرض ہوجائے، تو بلاوجہ غسل میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے کہ حدیث میں ہے جس گھر میں جنب (بے غسل فرد) ہو، اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے، لہذا بہتر یہی ہے کہ جلد از جلد غسل کرلیا جائے یا کم ازکم وضو کرلیا جائے، کیونکہ جنبی اگر وضو کرلے، تو اب رحمت کے فرشتوں کے آنے کی رکاوٹ ختم ہوجاتی ہے۔

بالترتیب جزئیات ملاحظہ ہوں۔

صحیح بخاری میں ہے "عن أبي هريرة قال: لقيني رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم وأنا جنب فأخذ بيدي فمشيت معه حتى قعد فانسللت فأتيت الرحل فاغتسلت ثم جئت وهو قاعد فقال: "أين كنت يا أبا هر" فقلت له فقال: سبحان اللہ يا أبا هر إن المؤمن لا ينجس" ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: رسول اللہ، صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم، مجھ سے اس حال میں ملے کہ میں جنابت کی حالت میں تھا، آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑلیا، تو میں آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلتا رہا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم بیٹھ گئے، تو میں چپکے سے نکلا، اور منزل پر آیا، غسل کیا، پھر حاضر ہوگیا، جبکہ آپ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم وہیں تشریف فرما تھے، پس نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے ابوہریرہ! کہاں تھے؟ میں نے (سارا واقعہ) عرض کیا تو حضور صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سبحان اللہ، اے ابوہریرہ! بے شک مومن ناپاک نہیں ہوتا۔ (صحیح البخاري، صفحہ 68، حدیث 285، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

علامہ بدرالدین عینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: "الإنسان إذا أصابته الجنابة لم ينجس وإن صافحه جنب أو مشرك لم ينجس" ترجمہ: انسان پر جب جنابت طاری ہو، تو وہ ناپاک نہیں ہوتا، اور اگر جنبی یا مشرک اس سے ہاتھ ملائیں، تو وہ ناپاک نہیں ہوتا۔

(شرح سنن أبي داود للعینی، جلد 1، صفحہ 205، مطبوعہ: ریاض)

درج بالاحدیث مبارک کے تحت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالی علیہ لکھتے ہیں : "أي: لا يصير عينه نجسا... وفيه دليل على جواز تأخير الاغتسال للجنب وأن يسعى في حوائجه "ترجمہ : یعنی اس کی ذات نجس نہیں ہوتی، اور اس حدیث میں جنبی کے لیے غسل میں تاخیر کرنے **اور اپنی ضروریات کے کام کرنے کے جواز پر دلیل ہے۔** (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، جلد2، صفحہ 141، مطبوعہ : کوئٹہ)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں : "یعنی جنابت نجاست حقیقیہ نہیں تاکہ جنبی سے مصافحہ وغیرہ منع ہو۔۔۔اس حدیث سے چند مسائل معلوم ہوئے : ایک یہ کہ جنبی کا پسینہ یا جھوٹا نجس نہیں۔۔۔تیسرے یہ کہ جنابت کی حالت میں ضروری کام کاج کرنا جائز ہے۔ چوتھے یہ کہ جنبی سے مصافحہ معانقہ بلکہ اس کے ساتھ لیٹنا بیٹھنا جائز (ہے)۔"(مراٰۃ المناجیح، جلد1، صفحہ 307، 308، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

الجوھرۃ النیرۃ میں ہے "وعرق الجنب والحائض والنفساء طاهر "ترجمہ : جنبی، حائضہ اور نفاس والی عورت کا پسینہ پاک ہے۔ (الجوھرۃ النیرۃ، جلد1، صفحہ 64، مطبوعہ : لاہور)

نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : "إن الملائكة لا تحضر جنازة كافر بخير، ولا جنبا حتى يغتسل أو يتوضأ وضوءه للصلاة "ترجمہ : بے شک فرشتے کافر مردے کے پاس بھلائی کے ساتھ حاضر نہیں ہوتے اور جنبی شخص کے پاس بھی نہیں آتے جب تک وہ غسل نہ کرلے یا نماز جیسا وضو نہ کرلے۔ (مصنف عبد الرزاق، جلد1، صفحہ 281، رقم الحدیث 1087، مطبوعہ : بیروت)

علامہ عبد الرؤوف مناوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں : "(فيتوضأ) فإنه إذا فعل ذلك لم تنفر الملائكة عنه ولم تمتنع عن دخول بيت هو فيه "ترجمہ : (جنبی شخص جب غسل سے پہلے کھانا یا سونا چاہے) تو وہ وضو کرلے کہ جب وہ یہ (یعنی وضو) کرلیتا ہے تو فرشتے اس سے دور نہیں جاتے اور جس گھر میں وہ ہو، وہاں داخل ہونے سے بھی نہیں رکتے۔ (فیض القدیر، جلد3، صفحہ 325، مطبوعہ : مصر)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : ابو الفیضان مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5254

تاریخ اجراء : 28 محرم الحرام 1448ھ/14 جولائی 2026ء